

جاء الحق بزق الباطل ان الباطل كان زبوقا

حصه اول سوره

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مؤلفه ما محمد حسین صاحب کیمبر حنفی شریف

الطبع في المطبعه الكائنه في
الطبع في المطبعه الكائنه في

فہرست مضامین رسالہ تحقیقات اولاد خواجہ صاحب

صفحہ	مضمون
اول	دیباچہ
۵	بیان تکرار اولاد خواجہ صاحب
۷	ملاحظہ مضمون اکبر نامہ جلد اول
۹	مجاور صاحبوں کا بیان
۱۱	اکبر بادشاہ کے رو برو تحقیقات اولاد خواجہ صاحب و شیخ حسین مورث دیوانہ کی اولاد کا دعویٰ خارج ہونا
۱۳	شہزادہ دانیال کا شیخ دانیال مجاور درگاہ کے گھر پیدا ہونا اور ہیوسٹ اسکالام دانیال رکھنا
۱۹	شیخ حسین نو اس گری کا دعویٰ کیسے تھے نہ اولاد ذکر ہونیکا اور انکے قید ہونیکا حال اور پھر قصور معاف ہونیکا ذکر و لنگر خانہ کا داروغہ مقرر ہونیکا بیان
۲۱	آئین اکبری کا انتخاب
۲۲	انتخاب طبقات اکبری
۲۴	خادم صاحبوں اور مجاور صاحبوں کا ذکر
۲۵	شہزادہ دانیال کا تولد شیخ دانیال صاحب مجاور کے گھر
۲۶	خادم صاحبوں کا ذکر
۲۷	مجاور صاحبوں کا ذکر
۲۸	ایضاً

مضمون

صفحہ	مضمون
۲۶	مجاور صاحبوں کا ذکر
۲۷	دس ہزار روپے مجاور صاحبوں کو دینے
۳۰	انتخاب تاریخ فرشتہ
۳۲	شاہزادہ دانیال کا تولد
۳۳	خادم صاحبوں کو دو لاکھ روپے دینے کا ذکر
۳۳	مجاور صاحبوں کو سلطان محمود خلجی کے انعام و وظیفہ دینے کا ذکر
۳۶	شیخ محمد یار و گار صاحب کا ذکر
۴۰	سید فخر الدین صاحب کا ذکر
۴۲	انتخاب خلاصہ منتخب التواریخ
۴۳	مجاور صاحبوں کا حال
۴۴	شاہزادہ دانیال کا شیخ دانیال مجاور صاحب کے گھر پیدا ہونا
۴۶	مجاور صاحبان درگاہ کے سبب عبادت خانہ فختور میں ذکر قال اللہ و قال الرسول بتا تھا
۴۷	شیخ حسین مورث دیوانِ حال کے اولاد خواجہ صاحب ہونے پر مشائخان فختور کے سب کو اہیان گزین اور صد و عظیم و قاضی لقصات نے معصرت لکھ دیا کہ شیخ حسین اولاد
۴۸	خواجہ صاحب ہین ہین - شیخ ہین قید ہوئے
۵۲	انتخاب تزک جہانگیری و خلاصہ کتاب مذکور
۵۲	شاہزادہ دانیال کے پیدائش کا ذکر شیخ دانیال مجاور کے گھر
۵۳	اکبر بادشاہ کے اخلاق و مذہب کا ذکر

۴ مضمون

صفحہ	
۵۶	خادم صاحبوں کا ذکر
۵۹	خلاصہ مطلب انتخاب قبائل نامہ جہانگیری ..
۶۰	شیخ حسین اولاد خواجہ صاحب کی تحقیقات کے وقت ثابت نہیں ہوئی انکو تولیت سے موقوف کیا
۶۱	شاہزادہ دانیال کا شیخ دانیال مجاور کے گہر پیا ہونا
۶۲	مجاور صاحبان درگاہ کا حال
۶۳	ایضاً
۶۴	دس ہزار روپیہ مجاور صاحبوں کو دینے کا ذکر
۶۵	اس امر کا ذکر کہ شیخ حسین نو اس گری کا دعویٰ کرتے تھے نہ بیٹے کی اولاد ہونے کا
۶۶	انتخاب کتاب سفینۃ الاولیاء
۶۷	خادم صاحبان درگاہ کا ذکر
۶۹	انتخاب خلاصہ مطلب سیر المتاخرین
۷۰	شاہجہان بادشاہ نے دس ہزار روپیہ خادم صاحبوں کو دئے ..
"	عالمگیر بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ خادم صاحبوں کو دئے ..
۷۱ و ۷۲	انتخاب تاریخ ہند و اکبر بادشاہ کا حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَآلِهِ
وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

ماوراء النہر حسین احمدی چشتی خدمت محققان واقعات گذشتہ عرض کرتا ہوں کہ اجمیر میں ہی
ایک اقد اولاد حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کا اس لائق ہی کہ جو کوئی یہاں
وارد ہوا ہے وہ اس سے واقفیت حاصل کرے خصوصاً علم تاریخ کے شائق اور سلسلہ چشتیہ کرام کے پیرو
اور دیگر اہل سلام کو تو ضرور ہی کہ اس حال سے خبردار ہوں۔ اس جگہ کی بنیاد غصہ سے قائم
ہوئی ہے اولاد کا دعویٰ کرنیوالوں نے جب سے دعویٰ شروع کیا آج تک کی طرح اپنے دعویٰ کی پیروی
کرنے سے غافل نہیں رہے۔ مگر دعویٰ کے تردید کرنیوالوں نے بھی ایسی تردید کی کہ حد کو پہنچا دیا اور
کوئی بات اس دعویٰ کے رد کرنے میں باقی نہیں چھوڑی۔ اس اولاد کی بحث اندون غلط خصوصاً
مشروایت صاحب بہادر ڈوٹی کمشنر اجمیر میں ہی پیش ہوئی تھی اور اکثر ہوتی رہتی ہے۔ جو اولاد کا
دعویٰ کرتے ہیں وہ دیوان کہلاتے ہیں۔ جو گروہ دیوان کے اولاد خواجہ صاحب ہونے سے انکار کرتے
ہیں وہ صاحبزاد یا خادم خواجہ صاحب یا مجا در خواجہ صاحب کہلاتے ہیں انہیں دو گروہ ہیں۔
ایک گروہ سیدوں کا جو سید فخر الدین صاحب بہانی و پیر بہانی حضرت خواجہ معین الدین چشتی
رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے۔ دوسرا گروہ شیخوں کا جو شیخ محمد یا و گار صاحب مدین حضرت خواجہ صاحب کی
اولاد ہیں یہ دونوں گروہ سید شیخ مگر صاحبزاد یا خادم خواجہ صاحب یا مجا در خواجہ
کہلاتے ہیں۔ چونکہ یہ بحث صحیح حال دریافت کرنیکے لائق ہے اس واسطے میں نے ارادہ کیا کہ جہاں

ہو سکے اسکی تحقیقات بلا طر نذاری کیجاوے اور جو حال دریافت ہو وہ سو وون تک ہی
 بعینہ پوسنیا یا جاوے۔ لہذا ایسے یہ مناسب جانا کہ اول کل بادشاہوں کی تصنیفات یا باد
 حکم سے جو تصنیف و تالیف ہوئی یا کسی مورخ نے لکھی ہوں انہیں جب مقام پر درگاہ یا حضرت
 خواجہ صاحب یا اولاد خواجہ صاحب یا خادم صاحبوں یا مجاور صاحبوں کا خاص نوکر لکھا ہے
 اسکا انتخاب کر کے ایک سالہ میں درج کر وون اپنی طرف سے کچھ کم و زیادہ نکروں۔ کہ دیکھنے والا
 خود اسکا نتیجہ نکال لے۔ دیکھنے والا جانیں اور کتاب بنانے والے جانیں۔ اور ہر ایک کتاب
 کے انتخاب کے اول اسکا علامہ مطلب بھی انہیں لفظوں میں جو اس کتاب میں لکھے ہوں لکھ وون کہ
 دیکھنے والوں کو ہتانی ہو۔ سوائے کتابوں کے جو اور کاغذات اولاد کی بحث میں ہیں انکو بھی
 رسالہ میں درج کر وون۔ مگر میں کم فرصتی سے مجبور ہوں اور یہ مروت طلب۔ تلاش و محنت کا
 محتاج۔ اسواسطے میں نے ایسا انتظام کیا کہ جو کچھ ہم پوسنیا جاوے اسکو درج رسالہ کے ناظرین
 کی خدمت میں پیش کرتا جاؤں بقدر تیار ہو جاویگا انہیں ہونے سے بہتر ہم کا اسواسطے اول
 بادشاہوں اور مورخین کی تصنیفات سے شروع کرتا ہوں۔ اگر کسی جگہ ناظرین غلطی پاویں تو
 مہربانی سے مطلع فرما دیں کہ خوشی اور ممنونی کے ساتھ اسکی درستی کر دیجاوگی۔ اس رسالہ کا نام
تحقیقات اولاد خواجہ صاحب رکھا اور یہ اس رسالہ کا حصہ اول ہے

کتاب اکبرنامہ

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ سے نہایت متفق تھے کئی بار بار وہ پازارت کے واسطے اجمیر تشریف لائے۔ لاکھوں روپے نذر کے خادم صاحبان درگاہ کو وئے اجمیر میں شہر سپاہ اور محل شاہی تعمیر کرنے جسکو اب بیگزین کہتے ہیں درگاہ کے آگے بازار بنوایا اکبری مسجد بنوائی جب اجمیر آئے عرضہ تک قیام فرمایا اجمیر اور یہاں کے لوگوں کے حالات سے بخوبی واقفیت حاصل کی اکبر بادشاہ کے روبرو شیخ حسین نے جو دیوان حال درگاہ کے مورث تھے دعویٰ خواجہ صاحب کے اولاد ہونے کا کیا مگر خادم صاحبان درگاہ نے کہا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہیں۔ بادشاہ نے اس جھگڑے کی تحقیقات فرمائی ضروری خیال کر کے معتبرا و منصف آدمیوں کو مقرر کیا کہ اسکی کامل تحقیقات کر کے جو اصلی حال ہو اس سے بادشاہ کو اطلاع دیں۔ ان لوگوں نے نہایت محنت کر کے تحقیقات کی اور انکو جو حال معلوم ہوا بادشاہ سے عرض کیا انکی تحقیقات کا خلاصہ بادشاہ نے یہ تحریر فرمایا (کہ دعویٰ فرزند ہی اصلی نداشت) شیخ حسین صاحب کے اولاد ہونیکے دعویٰ کا یہ فیصلہ ہوا کہ انکا دعویٰ خارج ہوا۔ دوسری یہ بات ہوئی کہ عہدہ تولیت انکو سونپ دیا تھا اسپین جو خادم صاحبوں کے واسطے نذر کار و پیہ آتا تھا وہ شیخ حسین کھا جاتے تھے اسکے عوض وہ متولی کے عہدہ سے موقوف ہوئے اور اپنی ناہنجاری کے سبب قید کئے گئے اور شیخ محمد بخاری انکی جگہ مقرر ہوئے۔ ۱۲۶ جلوس میں یہ واقعہ ہوا ۱۲۶ جلوس تک شیخ حسین قید رہے اور سرگردان پیرتے رہے۔ آخر ۱۲۶ جلوس میں ۳۳ برس کے بعد انکا قصور معاف ہوا اور بادشاہ نے لنگر خانہ کا داروغہ مقرر کر کے اجمیر بھیجا اور درگاہ کے لوگوں کی تیمارداری (یعنی ہر طرح کی خدمت) انکے ذمہ مقرر کی اور یہ بھی ثابت ہے کہ شیخ حسین یہ دعویٰ کرتے تھے کہ میں خواجہ صاحب کی ختیاری یعنی بیٹی کی اولاد سے ہوں۔ یہ دعویٰ نہیں تھا کہ پسری یعنی لڑکے کی اولاد سے ہوں پسری اولاد ہونیکا دعویٰ تو حال میں شروع کیا گیا۔ جب بادشاہ ناگور کی طرف تشریف

لیگے تھے بادشاہ سلیم کو شیخ دانیال صاحب مجاور درگاہ کے مکان پر چھوڑ گئے تھے سلیم
کے شاہزادہ پیدا ہوا اس شاہزادہ کا نام شیخ دانیال صاحب مجاور کے نام پر بادشاہ
سلطان دانیال رکھا۔

انتخاب اکبر نامہ مطبوعہ مطبع منشی زولکثیر صاحب لکھنؤ
۱۲۸۲ ہجری
خلاصہ ترجمہ اردو ضروری

جلد دوم
صفحہ ۱۹۹

از انجا کہ موکب عالی بسرعت ہرچہ تمامہ متوجہ اجپیر گشت و بسا اوت مسعود
وران شہر فیض بخش نزل رحمت فرمود و زیارت روضہ منور حضرت
خواجہ تقییم آمد و منسوبان آن شہر مقدس کامیاب دولت گشتند و با ہم
آنکہ عمل قدس را باین لائق از راہ میوات در اجپیر آوردہ بحسن خدمت
کرامت توفیق یافت۔

الضاً
صفحہ ۲۰۸ تا ۲۰۹

چون در پیادی این غریمیت و الا نذر فرمودہ بودند کہ از حصول فتح پیادہ
روضہ منورہ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ کہ در اجپیر نور گشتہ
است توجہ فرمایند زلمنے کہ از قلعه چپور مراجعت فرمودند پرتو ضمیر آن شاہ ہوار
دولت با نقل نظرے کہ از صدق عقیدت مرکوز خاطر اقدس بود تاقبت
وتا اردو سے ظفر قرین پیادہ آمدند و روز فروردین نوزدیم سفند از راہ الہی شہر
بست و نہم شعبان کوس مراجعت بلند آوازہ ساختہ اردو کے معلی ہچکار
بیا و قدم صدق در راہ ہناروند و منزل بمنزل رشتت حرارت ہو و افسند

رگ بیابان بقدم شوق راہ قطع می شد بانکه حکم عالی بود که عساکر اقبال
 سوار می آمدند باشند اما نه بان بساط اخلاص از سعادت موافقت گزیده
 نبود چندسے خاصان حریم عزت در سایہ حضرت پیادہ می رفتند چون قصبہ
 ماندرل مضرب بنیام اقبال شد شکونہ قرار دل کہ پیشتر بہ اجمیر رفتہ نوید آمدن
 ایات اقبال را رسانیدہ بود بہرعت آمد و از منزویان تجرد گزین آن روضہ
 مقدسہ عرایض بدرگاہ جہان پناہ آورد کہ حضرت خواجہ در خواستہ فرمود
 اند کہ بادشاہ صورت و معنی از حق اندیشی و خدا پرستی حسن ظن بین میکن
 کردہ پیادہ عزیمت زیارت دارد بہ روشی کہ دانندان قافلہ سالار راہ حقیقت
 را ازین اندیشہ باز دارند اگر او بزرگی خود دانستہ کجا نظر بین خاک نشین گوی
 طلب انداختی چون این عرایض مباح اقبال رسید آنحضرت از ان منزل
 سوار دولت شدند و روز آسمان است و ہنقم اسفندارند ماہ الہی موافق کیشنبہ
 ہفتم رمضان خطہ اجمیر از درہ واقدم مطلع اقبال گشت و از یک منزلی
 پیادہ معبود ستوجہ زیارت شانند ولی آنکہ بدولت سراسر مجیم اقبال نزول
 اجبال فرمائید از گور راہ بطواف روضہ قدسیہ توجہ فرمودہ ادای زیارت
 بقدم رسانیدند و جمیع مجاوران و معتکفان آن حواشی قدس با بر اسم شفا
 و انفعال کامیاب ساختند و تا وہ روز در ان خطہ فیض انما متوجہ مید
 فیاض بودہ با استفادہ انوار صوری و معنوی استنداد داشتند۔

حضرت جمال الدین محمد
 اکبر اوشاہ چتور کا قلعہ
 فتح کر کے زیارت کے
 واسطے اجمیر آئے اور
 مجاوران درگاہ کو بخوبی
 کامیاب کیا۔

جلد دوم
صفحہ ۱۳۴

آنحضرت بدولت و اقبال ابداً تمام لوازم طودنا و انصار حسین نوروزی
 روز اسفندارند فروردین ماہ الہی موافق روز ووشنبہ پانزدہم رمضان
 لوای مراجعت از خطہ مستقر اورنگ سلطنت ارتقلع دادند و از راہ سیوات
 و انبساط شکار بہفت فرمودند۔

جلد دوم صفحه ۹ شماره ۲۳۹ تا ۲۴۰

توجه فرمودن حضرت شاهنشاهی پیاده از دارالخلافه اجیر و کامیاب شدن
شهبوار عرصه اقبال بطلب موری و مهنوی

چون شکار ماهی پادشاهی اسبند سمیت از بزرگان آن در آن هنگام جویا
فرزند ارشد بودند معامله با ایند فرود رخسار بود که چون این امنیت بمصوب انجام
از انوار شکر علی که نفس مقدس متعلق شود آن بوده باشد که از دارالخلافه
اگره پیاده بزیارت روضه متبرکه که خواجه معین الدین چشتی که مقربان درگاه الهی
اند رفعت لوازم اطاعت ایند مری بقدم رسانند و مقرر بود در حبس که ماه غرس
گرای ایبتان است این سینه از مکان قوه بفعال آید و چون آنچنان گوهر
شب بامت و روح خلافت بر ساحل نمید آمد انقاسی نذر از شرا ایل حق
گذاری قیامت از لوازم سپاسداری شاه خرد روز آبان دهم بهمن ماه الهی
مواحق روز جمعه و دوازدهم ماه شبان از دارالخلافه اگره پیاده قدم در
وادی حله پیمانی و بیابان نوردی نهادند و بادی شوق بر روزی و دوازده
گروه کم و زیاد تلمیح میفرمودند

تفصیل منازل فتح شاهنشاهی پان تنسوق ترتیب بود
از دارالخلافه اگره که کوح رایات اقبال در ساحت موضع مشد اگر نزول اجلال
فرمودند از آنجا بفتح پور اتفاق منزل نثار از آنجا از خانه گذشته نزد یک به
بجو مقرر بنیام اقبال گشت و از آنجا بمنزل کردید نزول رایات دولت
و از آنجا بقصبه با و ورود موکب جلال رو نمود و از آنجا بمنزل توده فرود
آمدند و از آنجا موضع کلاولی محل آرد و معنی گشت و از آنجا کساندی اتفاق
نزول قنار و از آنجا بدیندند و از آنجا سیم محل گذشته نزد یک بهول محل
به پور رایات اجلال شد و از آنجا بیک شیر مور بنیام طفرار تمام شده نزد یک

بنو نه نزول دولت شد و از آنجا موضع جهاک نزدیک معز آباد و عا که فرزند زنی
 آسایش گزیده و از آنجا سا که چون مخیم سر اوقات اقبال شد و از آنجا موضع
 در و دو سو کلبه تیا ل گشت و از آنجا بقعه قدسیه خواج که در اجیر واقع است تو ج فرمود
 هم از گره راه بر قدم نور رسیدند و جین اخلص بر آن سر زمین آسانی رفعت
 رسانیده است و هفت فرمودند روز چند در آن مقام کیمت بشرا یف اوقات
 را بعبادات میراث مهو و آشت بقیض تخیظ و انتباه مقرر بود و در زمره عاکفا
 و و ای که مرقد اطهر باصلات و ادراکات پره مند میگردد ایندند و چون همواره در
 اوقات تقسیم نذورات که مبلغ وافر بود جمعی که دعوی فرزند می خواج داشتند و
 عبده تولیت با ایشان مفوض بود و ریاست اینطایفه بشیخ حسین داشت
 تمام نذراتی نذر بر آتیه میگشتند و میان او و مجاوران آن نفع مقام
 و نزاع پیرسید و مجاوران که مشایخ نزار را که مقصد می تولیت رونده و اوقات
 بودند و در دعوی فرزند تکلیف کردند و این گفت و شنید مدتی در میان
 آنحضرت خاطر اشرف را بر تحقیق حق و استکشاف احوال نفس الامم گماشته ثقات
 و عدول را بران داشتند که از قرار واقع تحقیق نموده بعضی شرفا رسانند بعد از
 پیروی بسیار طاهر شد که دعوی فرزند اصلی نه داشت بنا بران تولیت آن محل
 مقدس بشیخ محمد نجاری که از اکابر سادات هندوستان و دانش عقیدت
 ممتاز بود تفویض فرمودند تسبیح مناظم بقعه متبرکه که و تزویج آثار مرغان آینه
 در رونده اهتمام تمام فرمودند و عمارت عالی بنا از مسجد و خانقاه در آن جوامع
 طرح انداخته آسایش عبادت بناوند و با جمله بعد از فراغ خاطر از مستودعات
 نذر قدم عزت در سالک مراجعت نهاده بزم طواف مراقد اولیای و علی و احوال نفس الامم
 را بیت نهضت افراختند و عنان توجه بصوب آن دار الملک معطوف گردانیدند خیال که تقدیر و عا دل گو
 و در اسفندارند ماه الهی موافق رمضان این سال طاهر و علی مخیم سر اوقات
 ارومی عالی گردید و چند روز در آن غلطه دلگشا زیارت اولیاد و او و دشمن که همیشه فرس و بجهت

حضرت هلال الدین صاحب اکبر
 شاه و بیاد و یارت کیو است
 پنجم سیکری اجیر شریف
 و کوی اردن اجیرین
 و سه بیت سی نذر نزار
 شیخ حسین کو عبده تولیت
 سوتی یا تمام نذر کار
 شیخ حسین تمام کجا جایی
 دعوی فرزند خواج عا
 رکبتی تو در میان آن
 او مجاوران درگاه
 کمر او را کی مدتی
 متصدی تولیت نذر کوی
 شیخ حسین کوی نزار
 خواج عا کی بنین حضرت
 شیخ حسین نزار تحقیق حق
 احوال نفس الامم
 دار الملک معطوف گردانیدند
 کو مقرر کیا که قرار واقعی تحقیق
 که همیشه فرس و بجهت

شکل فرمودہ سرت پیرای خاطر خویش و بیگانہ شہند۔

پیروی کے ظاہر ہوا کہ عروسی
اولاد کا چہو شہد ہے

جلد دوم

صفحہ ۴۴۵ تا ۴۴۶

و خدا یو معلی ازان منزل تا اجیر کامیاب بدایع نشاط خصوصاً فخرت پیر
شکار بودہ منزل بمنزل بودی مرا عمل بقدم شوق طی میفرمودند۔ چون
عرصہ اجیر بطل چتر اقبال شاہنشاہی نور پذیر شد روزی چند اداب زیارت
بقدم رسانیدہ معتقدان ان حواشی و منتسیان آن دیار را بجلال دراز
انعام تو نگر ساختند و صلائی افضل چنان عام شد کہ بیخ فردی ازین
سماط احسان محروم نماندہ و در مہین ایام سعادت انتظام حکم نعت ہاسن با بیاد
بواحدت حاصل شہر اجیر ممکن شرف ارتقاغ یافت بتایان کاروان و مہاران
و دانشو طرح عالی کشیدہ بنظر سپہر صعود در آوردند و در ساعت سعادت کہ ثبات
کار را نشایتہ باشد آن عمارت و الارا از سنگ و چونہ بنیاد نہادند و تمام منازل
و مسکن خواص عوام شہر را احاطہ نمودہ و راندک فرصتی کار بسیار پیش بردہ
مورد آفرین شاہنشاہی گشتند و بجانب شرقی شہر دولت خانہا فلک ہاس
ابداع یافت و بفرخی و فیروزی در عرض مہ سال جمیع عمارت قلند و منازل
شاہنشاہی صورت اتمام یافت و در سال آئینہ کہ درین شہر نزول جلال
فرمودند بتان منازل رفعت پیوند بورد و مقدس شاہنشاہی مطارح انوار قدسی
شد و ہمچنین ہو بیب حکم معلی جمیع اعیان دولت و ارکان خلافت و سایر
متران رکاب نصرت اختصام بقدر اندازہ و دستگاہ منازل و ساتین
ساختند و از مہاسن قدم اشرف و فرصتی قلیل چنان شہری عظیم صورت
ممودہ پیدا کرد کہ در آئینہ خیال مہندان جادو کار مثال ان صورت نتواند
بست و حضرت شاہنشاہی بہ بطرح ایسان این عمارت شگرف بعبت

مصلحت ملک و حمیت معدلت و دریافت حقائق احوال مالش ستمکاران
و غمخواری مظلومان و بر آوردن مستعدان و مهوری عالم که خلاصه عبادت
نشد تعلق است سیر و شکار را پاره این کار ساخته روزگار است و یکم آبان
ماه الهی موافق چهارم جمادی الاخری بدولت و اقبال نهفت و الا
فرموده متوجه صوب ناگور گشتند.

جلد دوم صفحه ۳۶ تا ۴۶

و روز کوس چهاردهم مرداد ماه الهی موافق شنبه پانزدهم ربیع الاول
ابین مقرر آنکه از یک منزلی جمیر پیاده شده متوجه طواف روضه معین
شدند و در آشنای راه تراولان عرصه شکار خیر آوردند که درین نزدیکی
شیرسیت قوی بسکل که همواره که در کسین سرود این راه بوده قصد مینماید
از آنجا که استخصال در میان لازم این سلطنت است شیریار شیر
شکار متوجه دفع او شدند و بدو شش دل گزین آن پرند قوی پیلک را
شکار و مروده متوجه آن خطه دلگشا شدند از بهر کات قدوم شاهنشاهی
رونقی تازه یافت آداب نیاز مندی و رسوم زیارت بتقدیم رسید و دریا
افضال عیوش آمد طبقات مردم از عطایای بزرگ بهره وافر بر گرفتند
و روز دیگر تماشای قلعه جمیر که قلعه کوهی واقع است متوجه شدند و در آن
عالی مقام زیارت سید حسین خنگ سوار که در زبان غوام از اولاد امام زین العابدین
است پاره اخته بزرگ بستند و تحقیق است که سید از ملازمان شهبان الدین
غوری است جنگا میگردند هندوستان کرده مراجعت نموده او را بشقداری
جمیر گذشت و او انجا نقد حیات سپرد و بمبرور پام و هجوم غوام بولایت مشهور
گشت و تیر بشرف طاف عالمیان شد. **صفحه ایضا**
و خود بدولت و اقبال از خطه فیض اسان جمیر نهفت فرمودند.

جلد دوم صفحہ ۶۵ تا ۶۶

دران بنگام کہ موکب معلیٰ از اجمیر نہضت میفرمود یکی از پیردگیان سرادق حضرت محمد اکبر شاہ ناگور
 عصمت رازمان دولت ولادت و وقت انکشاف صبح سعادت نزدیک سیدہ کی طرف جاہوئے اپنی ایک
 بود و نقل و حرکت مزاج آن عفت سزشت برہمی تافت تین و تیرک جستہ پیوی گوئیخ و انیال کے
 خانہ اشرف منتہبان روضہ منیقہ و اعز معتکفان بقعہ قدسیہ و انیال گہر چوڑ گئے جیسا ہزارہ
 نام کہ نور صلاح و فلاح از ناصیہ او میافت خالی ساختہ در اینجا گذشتہ بود کہ کے پیمانہ ہونے کی خبر
 موکب قبیل پیوند و حوالی بیلو و از مضافات رنی از سرکار ناگور نزول بادشاہ کو پیونگی شاہزادہ
 اجلال فرمودہ بود کہ قاصد ان خجستہ مقدم از اجمیر رسیدند و نوید نصرت کش کا نام شیخ و انیال کے
 سرت افزای آورہ ند کہ بعد از گذشتن چیل و یک پل از شب آسمان نام پے سلطان دانیال
 بست و مہتم شہر یور ماہ الہی موافق شب چہار شنبہ دوم جمادی الاولیٰ حسب رکھا۔
 رویت و شب سوم امر وسط بطالع محل بجا سبہ حکیمان یونان و بطالع
 حوت بحباب دانیان بندوستان در خطہ فیض انہای اجمیر کہ طولش
 صد و یازدہ درجہ پنج دقیقہ و عرضش بست و شش و چہشت و او از چہان
 آفرین جہان آرا حاضر شاہنشای را فرزند ی بلند اختر کہ امت فرمودہ و
 بطلوع این کوکب نورانی منت بر انفس و افاق ہنار گیمان حدیو از
 استماع این نوید سرور پیشانی صبح پر نور رازمین سالی سجدہ شکر فرمودہ
 بسیار ستایش الہی کامیاب ولت گشتند و بطور این امر را بیشتر فتوح عالی اندازہ
 دانستہ و جہنمای عالی ترتیب دادہ انجمن پیرانی عشرت شدند خلائی بصلاک
 عام نشاط تازہ از سر گرفتند و نقود و افضال و رد امن عالی رنجند شعر
 کلی بگفت جان پروردین باغ کہ بویش صد گلستان را کند دلغ
 ازین شتا دین کا زا و بر خاست زہفت اختر مبارکبا و بر خاست
 خدیو از سر طرب بال پرداد صلاکے بہفت اقلیم ورداد

لشاط آویخت از تار تراته نواب چید در معسر زمانه
 مرم از بهت والا نظر داشت تمنا را حجاب از پیش برداشت
 مولد گرامی را که خان شیخ و انیال بود مشهور داشته و استاد و تالیفات
 و انیال گیر در نظر مقدس آورده نام تامی آن نوبهال گلشن اقبال را
 سلطان و انیال بر لوح دولت نقش بستند -

انتخاب اکبر نامه جلد دوم

صفحه ۱۱

و روزی که سر وی مورد موکب مقدس شد رای جهان آرای جهان
 اقتضا فرمود که ماده و سنگد جمعی را بجهت آوردن آن نوبهال حدیقه قبال
 شاهزاده سلطان دانیال که از اجیران ترو رود دولت فرمودند فرستادند
 که آن گلشن بهت سندی را با جمیر آورده در ظل حضور آن نور افراشته
 سر بر سلطت رسانند -

صفحه ۱۲ - ایضا

و روز بهمن دوم خرداد ماه الهی موافقت یازدهم محرم هفت و صد و شهاد
 و یک ساعت اجیر مهبط انوار ظل الهی گشت دآن جوای رضای نیروی مقیضا
 خود هاسی خود بر اسم ز پارتهار در ضمه معینه قدسیه پرداخته بنسوان و وارد
 آن شهر انوع مرحمت فرمودند و خاصان بساط قرب شاهزاده بلند اقبال
 سلطان دانیال از پانیز آورده درین شهر فیض اساس بدریافت دولت حضور
 حضرت شاهی شرافت کونین بخشیدند و بعد از یک هفته از آن خطه دلکش
 بغزمت دار الحلافت مرحله بمرحله نهفت میفرمودند -

صفحه ۱۹ - ایضا

تا آنکه چاشت روز سه شنبه خطه فیض اساس اجیر مورد موکب گل جهان خدیو

گشت آنحضرت بروضة معینه درود سعادت فرمود خدای خویش پرستش
خاص نمود و بروح قدسی خواجه استداد اعانت نموده منتسبان آن
بقعه خیرا به تفقیدات بادشاهانه اختصاص بخشیدند و از آنجا منازل
آسمانی ارتفع را که در آن شهب عیبت نشین خاص اساس یافت بود به نزول
اجلال کرامت داده استراحت رووند و آخرهای روز سوار دولت
شده شبیدیزا قبال تیزرانند -

صفحه ۴۲ - ایضا

در روز سهوش مقدم مهرماه الهی بشهر فیض بخش اجمیر نزول موکب
مقدس افتاد و شترالطیاریت روضه منوره خواجه معین الدین بقدم
سید و نسوبان آن مقام متبرک و سایر غبارالودگان راه احتیاج
از انعام بادشاهی احتیاط و افریافتند -

صفحه ۵۵ تا ۵۶ - ایضا

در روز شتا و بست و ششم اسفندارند ماه الهی در صفت گروهی اجمیر
سراوقات عظمت شد روز دیگر پیاده بر قدمنوره توجه نمودند و در آخر
روز بان بقعه معینه رسیده به ازم بیا آورند و ارباب احتیاج و سایر
نسوبان این بقعه گرامی بجز اول عظامای شانهشاهی حظ وافر برداشتن
بعد از استیقای مراسم زیارت بمنازل دلگشا که درینولانزدیک با تمام
پیوسته بود بفرخی و خستگی نزول اجلال فرمودند -

صفحه ۵۶ - ایضا

آغاز سال نوزدهم از دور دوم بخورمی و فرزندگی شد آن گوهر کیسے
خلافت در روضه معینه جشن بزرگ ترتیب داد و مجلس والا انتظام
یافت و درینولاکه موکب هایون خطه دلگشا اجمیر را بنور معدلت صفائی
خاص بخشیده بود -

صفحه ۵۶ - جلد سوم

و چون بس منزل دار الخلافت مورد سواد قات جلال شد غزیت طوان
 اولیا، دلی و امیر و خاطر خدا پرست آن گانه عالم یزدان شناسی
 در جوش آمد.

صفحه ۸۷ - ایضا

و اوایل دی ماه الهی خط و لکشا جمیر مطلع انوار شاهنشاهی شد اداب طوان
 و مراسم زیارت بتقدیم رسید و لوازم داد و بخش بظهور آمد.

صفحه ۱۸۵ - ایضا

نهضت موکب بهایون بصوب بمیر بار و پیر

باین بر ساله غزیت خط فیض بخش جمیر مصمم شد و شب با ولست و دوم
 شهر یوماه الهی سندا اقبال را رگ برای مرقد قدسی گردانیدند.

ایضا

و درین سال که رایات جهان کشا بصوب جمیر نهضت میفرمود.

صفحه ۱۸۸

و فرخی و فرزندگی چهارم به ماه الهی شهر و لکشانی جمیر از ورود رایات
 بهایون نور آگین شد باین بزرگان شرف نگاه بان مشهد مقدس
 شتافته ایزد چون را پرستش نمودند و منتظر آن قدم قدسی
 کامیاب خواهمش شدند و هم درین لاک زمانه سعادت دهشت و روزگار
 بالشر اقبال فرمان پذیران بارگاه خلافت شهر یار و الا گوهر را بطلا
 و ساسو بلایل، مورد بر کشیده بجزایلی بخشش و اقبال آرزومندی
 جهان را بے نیاز گردانیدند نخستین آن دریای نوال عالی فطرت
 بر لے گرد آوری رفنا مندی ایزدی خسرین خرمین و امن زمین
 از زر سترخ و سفید کمرست نسو بود پس اذان کار پر از ان خدمت

باشارت بهایون طبقات امام را پاس مراتب داشته زرخیش
کراند.

صفحه ایفا

بفقدیم ماه مهر الهی بقره از قلعه اجمیر مسود اقبال نموده فرمودگان
آن سرزمین را دستمانه رحمت شدند و در خواستی مرقب سید حسین
تنگ سوار و قوف آمرزش فرمودند و خاطر عمارت و دست شایسته
چون احتمال میانی آن دصار آسمانی پایه دریافت کار پردازان بار
سلطنت را اشارت بهایون شد که همت در تعمیر سببه آن عمارت
فرسوده تازه گردانند و کمتر زمانه بنوب ترین و بیست صورت انجام
گرفت بست دوم ماه مهر الهی از آن خطه نیش اساس عنان توجه
بجانب میرنده العطات یافت.

صفحه ۲۱۳

قصه فرمودن حضرت شایسته ای حسب دستور

لبوی خطه اجمیر برائے زیارت روضه معینه
آیین چنان بود که ساله یکبار در غنقوان رجب بدان مطاف
تدسی نزول بهایون شود و بخشش و بخشایش طراز شمول یا بدو
عبادت ایزدی بدان والا طراز انتظام گیرد بنا بر آن بست و چهارم
در خواستی شهره برنگا و ربا و پائی برآمده خرامش فرمودند و برسته
نزویکان عقیدت گرین سعادت بهر ای یافتند.

صفحه ۲۱۴

دو هفتم شهر اور ماه الهی شهر و کشای اجمیر از پیر تو قدوم شایسته ای
روشنی پذیرفت و خلوت که نه نیایش نورستان گوی گردید

لوازم طواف مشبهه فیض بجای آید مستقران منتظر کامیاب
خواهش گشتند.

صفحه ۲۳۱

چالش فرمودن گیتی خداوند بصوب اجمیر

صفحه ۲۳۲

بخلاف هر سال درین مرتبه عزیمت سلطان اجمیر در پایة توقف افتد
و چون روشن شد که بذمت آنصوب سر پایة آرامش خلایق و پیرایة
نیازمندی گردن کشان است و ششم شهر یورماه الهی پای اقبال در
رکاب کشور کشائی بناده رگبار گشتند و با ستوده آیین منزل منزل
نشاط شکار پیره ارای شد.

صفحه ۲۸۶

از سوانح دستوری یافتن بعضو نگاه عقیدت گدیر اکیلی خلافت شاه
دانیال بصوب اجمیر.

صفحه ۲۸۷

نوزدهم مرداد آن نیز آسمان اقبال با دستوری از شیخ جمال و ماد و سونگ
شیخ فیضی و جمال خان و برخی نزدیکان عقیده دولت را همراه فرمودند.

صفحه ۳۷۴

در آن هنگام که گیتی خداوند از کشتی فرود آمده بطوانت امیر الیقار فرمود

صفحه ۸۶۱

درین روز شیخ حسین را بتولیت مشبهه فیض بخش خواجہ معین الدین
فرستادند خود را از دختری ثراد خواجہ میداندا زمانه بخاری بپند
بزندانی دولتان بر نشانند و روزگار سپهر ناکامی داشت بود
همچو شیخ حسین است.

درین جنگام نوازش فرمودید برین بنگاہ فرستادند بکار داری گذشتہ
نشیمان آن قدسی برین و سہرا انجام آستخانہ پدرو باز گردید۔

ایکو خواجہ صاحب کی
اولاد و ختر سے جانتا
ہے شیخ حسین ابی
نالایقی سے یعنی ناہنجاری
سے عرصہ تک قید رہا۔

اور پھر تاربا ل یعنی

۱۳ جلوس سے ۱۶

جلوس تک جبکہ ۳۳ سال

ہوتے ہیں (اب تصور

معاف کر کے نوازش

فرمانی اور درگاہ میں بھیجا

کہ وہاں کے لوگوں کی خدمت

کرتا ہے اور لنگر خانہ کا

سہرا انجام اسکے سپرد ہوا

کتاب آئین اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے کوئی کتاب انکے ذکر سے غالی نہیں۔

آئین اکبری مطبوعہ مطبعہ منشی نو لکھنؤ لکھنؤ خلاصہ ترجمہ اردو

صفحہ ۲ جلد دوم

خواجہ معین الدین چشتی پور غیاث الدین حسن از سادات حسنی حسینی است
 در سال پانصد و سی و ہفت در قصبہ سنجرازدار سجستان بزاد و در پانزدہ سالگی
 پورا در ان جہانی شد ابراہیم قندوزی را کہ از آگہی ربودگان بود بر نظر
 افتاد و برق و اسوخنگی در خرمن و ابستگیہا در زد و جستجوی رہمون
 شد در بردن کہ وہی است از نیشاپور بصحت خواجہ عثمان چشتی رسید وفات پالی ۹۶
 و ریاضت گیری نشست و خرقة خلافت یافت سپس در تگاد و پیر پٹی کی عمر تھی
 بر آمد و از شیخ عبدالقادر جیلانی و بسیاری بزرگان فیض اندوخت
 و در سالیکہ مغز الدین سام دہلی برگرفت بد آنجا رسید و بگالش عزت
 گزینی باجمیر شد و فراوان چراغ برافروخت و از دم گیری او گرد و بارگاہ
 مردم بہرہ بر گرفتند روز شنبہ ششم ماہ ربیع سال ششصد و سی و سہ
 و بلک تقدس خرامش فرمود و در دامنہ کبیر خواجہ بگاہ شد و امروز
 زیارت گاہ خرد و بزرگ

حضرت خواجہ بزرگ کی
 پیدائش پانچ سو تیس
 ہجری میں ہوئی اور
 چھ سو تیس میں
 وفات پالی ۹۶

کتاب طبقات اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہ کہ حضور جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت
اعتقاد رکھتے تھے۔ کئی بار پیادہ پا تشریف لائے۔ جتنی دفعہ آئے خادم صاحبان درگاہ کو بڑھانے
دی۔ شاہزادہ دانیال شیخ دانیال صاحب مجاور کے گھر پیدا ہوا۔ دیوان کیا اولاد کا کہیں ذکر نہیں۔

انتخاب کتاب طبقات اکبری مطبوعہ مطبعہ عثمانی
نولکشتو صاحب لکھنؤ ۱۲۹۲ھ ہجری
ترجمہ اردوی
ضروری

صفحہ ۲۵۶

و بتاریخ ہشتم جمادی الاول سنہ تسع و ستین و تسعمائے بعزم زیارت مرقد
منور مطلب الاولیا خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ روان شدند
و اعلام ظفر انجام باجمیر رسیدہ ساکنان آقلعہ قلعہ شریفہ را بصلوات
و صدقہ و وظیفہ و اداریہ پرہ مندرگد ایندند۔

صفحہ ۲۸۵

و چون حضرت در ہنگام توجہ تسخیر قلعہ چتور نذر کردہ بودند کہ بعد از حصول
این مرام زیارت مرقد منورہ خواجہ معین الدین چشتی سجری کہ در خطہ
اجمیر واقعست توجہ فرمایند جهت وفای این نذر از ہمان راہ بجانب اجمیر
توجہ نمودہ تمام آن راہ پیادہ علی فرمودہ و بتاریخ یکشنبہ ہشتم رمضان
باجمیر رسیدہ شرائط طواف زیارت بجای آوردہ فقرا و مساکین آن
بقعدا بصلوات و صدقات شاد ساختند و وہ روز در آن مقام متبرک

اقامت فرموده عنان غرمت بجانب مستقر سریر خلافت مطوف فرمودند.

صفحه ۲۸۸

حضرت فتحپور را پای تخت قرار داده قلعه سنگین بر و در شهر فرمودند
 عمارت عالی بنایافته شهر عظیم شد پیش از تولد مبارک شاهزاده فرخنده
 مولد حضرت در باطن فیض موطن خود گزرا نیده بودند که اگر حق سبحان تعالی
 درمی از درای بادشاهی و گوهری از درج نامتناهی کرامت فرمایند پیاده
 بزیرت مزار مورد انوار حضرت قطب الواصلین خواجه معین الدین چشتی
 قدس سره تشریف فرمایند حضرت بالقای نذر پرداخته روز جمعه دوازدهم
 شعبان سنه سبع و سبعین و تسعاً از دار الخلافت اگره بیاه متوجه حیدر
 گشتند و بر روز شش کرده و بیفت کرده طی میفرمودند و هم از گورد راه نبراه خراسان
 و بشرایط و زیارت مراسم طواف پرداخته چند روز در آن مقام فرستاده
 احترام اوقات بانعام و انصاف گزرا نیدند و بعد از چند روز از حیدر معاد
 متوجه دلی گشتند و در رمضان سنه سبع و سبعین و تسعاً طاهر دلی
 مخیم عساکر جاه و جلال گردید.

صفحه ۲۸۹

در کتب هفتاد اعلام جهان گیر بخط امیر (چون حضرت خلیفه الهی
 هر سال مکتوبت از بهر جا که می بودند خود را بطواف مزار قطب الواصلین
 معین الحق و الدین حسن بنوری قدس سره بخط امیر میرسانیده و درین
 سال فرخنده فال بجهت شکر انوار این سویت تاریخ سبتم ربیع الآخر
 سنه ثمان و سبعین و تسعاً پای دولت در رکاب سعادت نهاده غانم
 جمیر گشتند و دوازده روز بوساطت اسامان بعضی ضروریات در فتحپور
 توقف نموده بکوح متواتر خط امیر را رشک ریاض جنان گردانیدند
 و سکان آن روضه روضه را از افضال عام کامیاب محفل طراختند

و بخت ترقیه حال بر ایا که در معجون طینت آن پادشاه عالی نزا و تعمیر یافته حکم فرمودند تا بر در خطه اجمیر حصاری محکم و مضبوط طرح انداختند و بخت نشین خاص قصر عالی بر زمین نهادند و امرار و خوانین و سایر مقربان در گاه در تعمیر منازل بر یکدیگر سبقت جستند و حضرت عالی مواضع و قریات حویلی اجمیر را میان امر اقصیت فرمودند تا محصول آنرا صرفت عمارت نمایند و روز جمعه چهارم ماه جمادی الآخر سنه مذکور کشف صحت و غایت از اجمیر کوچ نموده شانزدهم ماه مذکور ظاهر در نصیب ناگور مخیم عساکر جابه و جلایا گردید.

صفحه ۲۹۱

و عازم اردو گشتند و چند روز که نواحی لاهور و مغرب خیام قلاک حشام بود اوقات گرامی شکار میشد از اینجا از راه حصار فیروزه متوجه زیارت روضه قدسیه معینه خواجه معین الدین گشتند.

صفحه ۲۹۲

بتاریخ بستم شهر صفر سنه ثمانین و تسعمائة موافق مقدم سال الهی پادشاهی دولت در رکاب سعادت بنیاده شکار کنان متوجه اجمیر گردید و روز سه شنبه پانزدهم ربیع الاول سنه مذکور از کردار بزاز فایض الانوار حضرت خواجه معین الدین شتافته لوازم زیارت بتقدیم رسانیدند و مشایخ خدا اکبر پادشاه زیارتین و مجاوران بقعه شریفه را بانعام وافر سه و خوشوقت ساختند روز دیگر تشریف یگانه او مشایخ و زیارت سید حسین خنگ سوار قدس سره که از اولاد امام بهام زین العابدین خدلم و مجاوران در گاه رضوی مدینه است و بر بالای کوه اجمیر مدفون است تشریف بردند.

صفحه ۲۹۲

و در دو منزلی ناگور منبیهان خوشنجر مباح عز و جلال رسانیدند که در شب چهارشنبه دوم ماه جمادی الاول سنه ثمانین و تسعمائة موافق سال الهی

حضرت جلال الدین محمد اکبر پادشاه زیارتین تشریف یگانه او مشایخ و خدلم و مجاوران در گاه بیت سا انعام دیکر خوشنجر

ای در امیر عبید گزشتن و و گھڑی و چارپل بطالع جوت حق سبحانہ
 در می انبجای شاهی و گوہری از دوح باد شاهی کرامت فرموده در
 سلطنت و سگ خلافت گوہری گرانمایہ افزود و حضرت از استماع این
 بشارت مژم شکر الہی بقدم رسانیدہ و چند روز بر بزرگاہ عیش و عشرت
 تکیہ زدہ عموم خلایق را از خوان احسان خود کامیاب گردانیدند چون
 این ولادت با سعادت و منزل شیخ دانیال کہ از شاہ شیخ وقت در صلاح
 و تقوی ممتاز بود شرف وقوع یافته بود شاہزادہ خجستہ قدیم صاحب
 اقبال اشاہزادہ دانیال نام بناوند۔

صفحه ۳۰۲

حضرت جلال الدین محمد اکبر
 بادشاہ ناگورین
 رکتیستے کہ امیرین شیخ
 دانیال کے گھر بادشاہ گیم
 کے بیٹے شاہزادہ نور الدین
 اور شاہزادہ دانیال

الفصل حضرت خلیفہ الہی روز ہم محرم الحرام سنہ امدی و تمانین و تسعماتہ
 موافق سال ہز و ہم الہی از گورہ ہزار موروالانوار حضرت قطب لوالصلین
 خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ نزول فرمودہ بادا شراط طواف پر ختم
 مجاوران روضہ و عموم متوہلتان بنجارا از نذر و صدقات غنی و مستغنی گردانیدند
 و کیفیتہ و ران اعجبہ شریفہ توقف نمودہ بود ہر صبح و شام زیارت ان مقام
 سعادت فریام شریف برودہ در ہمام کلی و جزوی استمداد میجوہرستند
 پیٹ کسی کا استقامت بدرویش بردہ اگر بر سریدون نزد ان پیش برد
 بعد از ان عمان غرمت بصوب مرکز دائرہ خلافت معلوف ساختند۔

صفحه ۳۰۶

حضرت جلال الدین محمد اکبر
 بادشاہ زیارت حضرت خواجہ
 معین الدین چشتی کے واسطے
 اور مجاوران کو ہفت روزہ
 کے سوال کرنیکی انکو تمانین ہزار

وروزہ شبہ از گورہ ہزار قطب لوالصلین خواجہ معین الدین چشتی
 قدس سرہ خرامیدہ لوازم طواف سجا آوردہ رسم فقرا و آیین سوال از
 مجاوران روضہ جنت مثال بلکہ از سایر متوطنان خطہ اجیر برداشتہ
 زمانی و ردولت خانہ پایہ عالی کہ بیت نشین خاص بنا نمودہ بودند شرا
 فرمودند آخر روز از اجیر سوار شدہ رو بہ راہ بناوند۔